Atta Ur Rehman Burki

Peads Counselling:

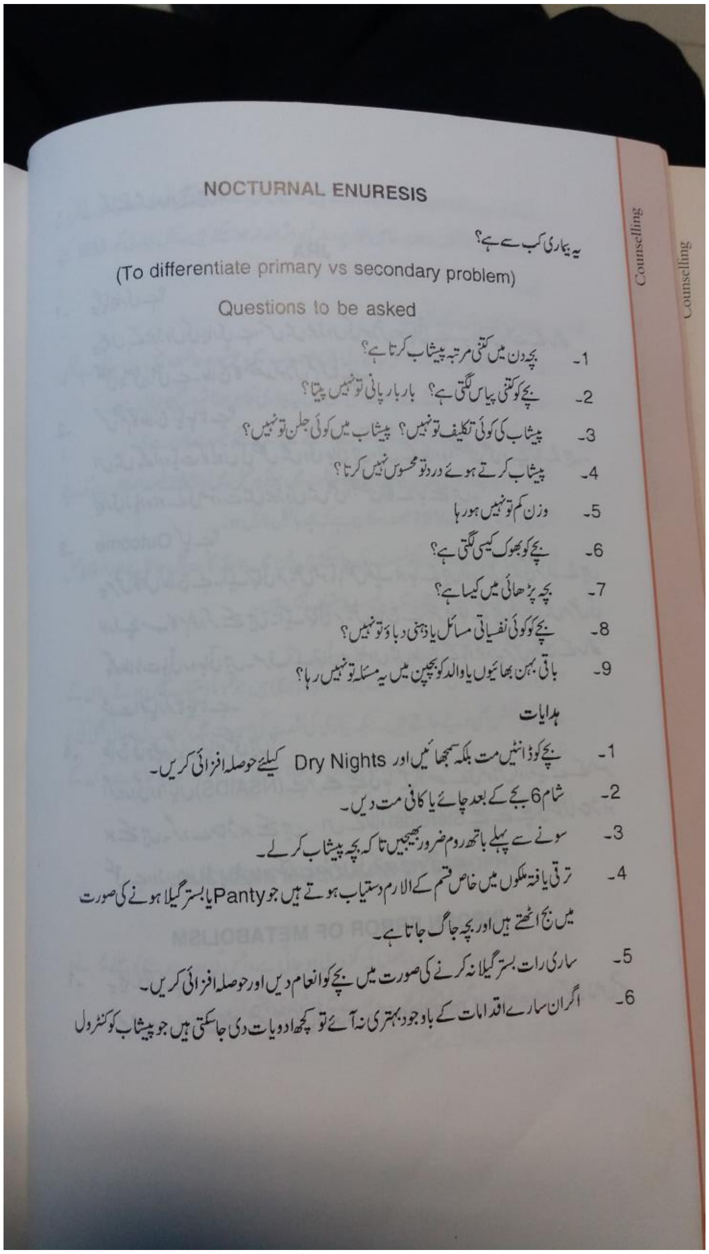

Counselling

NOCTURNAL ENURESIS

یہ بیماری کب سے ہے؟

(To differentiate primary vs secondary problem)

Questions to be asked

1- بچہ دن میں کتنی مرتبہ پیشاب کرتا ہے؟
2- بچے کو کتنی پیاس لگتی ہے؟ بار بار پانی تو نہیں پیتا؟
3- پیشاب کی کوئی تکلیف تو نہیں؟ پیشاب میں کوئی جلن تو نہیں؟
4- پیشاب کرتے ہوئے درد تو محسوس نہیں کرتا؟
5- وزن کم تو نہیں ہو رہا
6- بچے کو بھوک کیسی لگتی ہے؟
7- بچہ پڑھائی میں کیسا ہے؟
8- بچے کو کوئی نفسیاتی مسائل یا ذہنی دباؤ تو نہیں؟
9- باقی بہن بھائیوں یا والد کو بچپن میں یہ مسئلہ تو نہیں رہا؟

ہدایات

1- بچے کو ڈانٹیں مت بلکہ سمجھائیں اور Dry Nights کیلئے حوصلہ افزائی کریں۔
2- شام 6 بجے کے بعد چائے یا کافی مت دیں۔
3- سونے سے پہلے باتھ روم ضرور بھیجیں تاکہ بچہ پیشاب کرلے۔
4- ترقی یافتہ ملکوں میں خاص قسم کے الارم دستیاب ہوتے ہیں جو Panty یا بستر گیلا ہونے کی صورت میں بج اٹھتے ہیں اور بچہ جاگ جاتا ہے۔
5- ساری رات بستر گیلا نہ کرنے کی صورت میں بچے کو انعام دیں اور حوصلہ افزائی کریں۔
6- اگر ان سارے اقدامات کے باوجود بہتری نہ آئے تو کچھ ادویات دی جاسکتی ہیں جو پیشاب کو کنٹرول

کرنے میں مدد دیتی ہیں۔

JRA

1- یہ کیا بیماری ہے؟

یہ بچوں کے جوڑوں کی بیماری ہے، جس میں جوڑوں کی سوزش ہو جاتی ہے۔ یہ بیماری وقت کے ساتھ گھٹتی بڑھتی رہتی ہے۔ علاج کا مقصد سوزش کم کرنا ہے۔

2- کس قسم کا علاج کیا جاتا ہے؟

اس میں کچھ ادویات گولیوں کی شکل میں دی جاتی ہیں، اس کے علاوہ انجکشن بھی دیئے جاتے ہیں۔ بیماری زیادہ ہونے کی صورت میں جوڑوں میں بھی انجکشن لگائے جا سکتے ہیں۔

3- Outcome کیا ہے؟

یہ مرض قابلِ علاج ہے۔ ایک تہائی مریض عموماً بالکل ٹھیک ہو جاتے ہیں اور نارمل زندگی گزارتے ہیں اور اپنے سب کام خود کر سکتے ہیں۔ ایک تہائی مریض علاج سے بہتر ہو جاتے ہیں مگر ان میں مرض کی کچھ علامات باقی رہ جاتی ہیں۔ صرف ایک تہائی مریضوں میں علاج کے باوجود یہ مرض وقت کے ساتھ شدت اختیار کرتا جاتا ہے۔

4- علاج کی پیچیدگیاں کیا ہو سکتی ہیں؟

اگر درد کی دوائیاں (NSAIDS) لمبے عرصے کیلئے لی جائیں تو معدے کی سوزش اور میدے کے السر ہو سکتے ہیں۔ گردے متاثر ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ Steroids لینے سے بچے کی نشوونما متاثر ہو سکتی ہے، وزن اور بلڈ پریشر بڑھ سکتا ہے، ہڈیوں کی کمزوری ہو سکتی ہے۔

INBORN ERROR OF METABOLISM

1- یہ بیماری کیا ہے؟

جسم میں ہونے والے مختلف قسم کے کیمیائی تعاملات (chemical reactions) کیلئے خاص قسم

کے خامرے (Enzymes) درکار ہوتے ہیں۔ان کی کمی سے فاضل کیمیائی مادے جمع ہونے شروع ہو جاتے ہیں جو مختلف اعضاء خاص طور پر دماغ پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔اس بیماری کو IEM کہتے ہیں۔

2۔ یہ بیماری بچوں میں کیسے آتی ہے؟

یہ ایک موروثی بیماری ہے۔اکثر یہ بیماری ماں اور باپ میں پوشیدہ حالت میں پائی جاتی ہے لیکن خاندان میں شادیاں کرنے کے باعث اگلی نسل میں یہ بیماری ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

3۔ کیا پیدائش سے پہلے بیماری کا پتہ چل سکتا ہے؟ اگلے بچے میں کتنے فیصد امکان ہے؟

اگر ماں اور باپ دونوں میں یہ بیماری پوشیدہ حالت میں ہو تو ہر حمل میں 25% فیصد امکان ہے کہ بچے میں بیماری ظاہر ہو جبکہ 75% فیصد امکان ہے کہ بچہ بالکل نارمل ہو۔

16 - 12 ہفتے کے دوران کچھ ٹیسٹ کیے جا سکتے ہیں جن میں بیماری کا پتہ چل جاتا ہے اور اسقاطِ حمل کروایا جا سکتا ہے لیکن پاکستان میں یہ ٹیسٹ دستیاب نہیں ہیں۔

4۔ اس بیماری کا کیا علاج ہے؟

اس بیماری کا علاج خاص قسم کے خامرے (Enzymes) ہیں جو عموماً دستیاب نہیں ہوتے۔اس کے علاوہ کچھ انجکشن بھی دیئے جاتے ہیں۔جبکہ بیماری کی شدت کی صورت میں گردوں کی صفائی بھی کی جا سکتی ہے۔ ان بچوں کو عام بچوں والا دودھ نہیں دیا جاتا بلکہ خاص قسم کا دودھ دیا جاتا ہے، جس کے انہضام کیلئے خامروں کی ضرورت نہیں ہوتی۔

DUCHENE MUSCULAR DYSTROPHY

1۔ یہ مرض کیا ہے؟

یہ ایک موروثی بیماری ہے جس میں پٹھوں کی کمزوری ہو جاتی ہے، جس کی وجہ سے بچے کو چلنے پھرنے، سیڑھیاں چڑھنے اور زمین پر بیٹھ کر کھڑے ہونے میں دشواری پیش آتی ہے۔

2۔ یہ بیماری بچوں میں کیسے آتی ہے؟

یہ ایک موروثی بیماری ہے جو ماں سے پیدا ہونے والے لڑکے میں آتی ہے، لڑکیوں میں یہ بیماری پوشیدہ حالت میں پائی جاتی ہے مگر متاثرہ لڑکی سے یہ بیماری اگلی نسل کے لڑکوں میں منتقل ہو سکتی ہے۔

4۔ اگلے حمل میں امکان: (Risk in next Pregnancy)

ہر حمل میں متاثرہ (Carrier) ماں سے لڑکوں میں بیماری منتقل ہونے کا 50% فیصد امکان ہوتا ہے جبکہ 50% فیصد لڑکے بالکل نارمل ہوتے ہیں۔ اسی طرح 50% فیصد لڑکیاں نارمل ہوتی ہیں جبکہ 50% فیصد نارمل نہیں ہوتی ہیں مگر ان میں یہ بیماری پوشیدہ حالت میں پائی جاتی ہے۔ (Carrier)

5۔ Course

یہ بیماری وقت کے ساتھ بڑھتی جاتی ہے۔ ادویات کا مقصد علامات کی شدت کم کرنا ہے لیکن ان سے بیماری ختم نہیں ہوتی۔ وقت کے ساتھ بچے کو چلنے پھرنے میں دشواری پیش آتی ہے اور Wheel chair کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ اس کے علاوہ بار بار چھاتی خراب ہو سکتی ہے، دل کے مسائل ہو سکتے ہیں۔

مرگی EPILEPSY

یہ ایک ایسا مرض ہے جس میں مریض کو دورے پڑتے ہیں۔ دماغ کے خلیوں میں چند لمحوں کے ہیجان کو دورہ کہتے ہیں۔ اسکے دوران مریض عجیب سا محسوس کرتے ہیں یا کچھ لوگ زمین پر گر جاتے ہیں اور ان کو جھٹکے لگتے ہیں۔

-- اکثریت بچوں میں یہ بیماری قابل علاج ہے۔

-- اس کا سایہ، جن، بھوت سے کوئی تعلق نہیں۔

1۔ کیا اس کا علاج ممکن ہے؟

-- یہ بیماری اکثریت بچوں میں قابل علاج ہے۔

-- دوائی نہایت باقاعدگی سے دینی چاہیئے۔

-- دوائی میں ناغہ علاج فیل ہونے کی وجہ بنتا ہے۔

-- دورے کنٹرول کرنے والی دوائی دورے ختم ہونے کے 2 سے 5 سال بعد تک دی جاتی ہے۔ بعض

صورتوں میں عمر بھر کیلئے دینا پڑتی ہے۔

ضروری معلومات:

بچے کی نیند پوری ہونی چاہیئے کم نیند سے دورہ پڑ سکتا ہے۔ خطرناک کاموں اور جگہ پر جانے سے بچنا چاہیئے مثلاً ڈرائیونگ، درخت یا دیوار پر چڑھنا، ایسی چھت پہ جانا جہاں منڈیر نہ ہو، سوئمنگ نہ کریں، غسل خانے یا کمرے میں سوتے وقت اندر سے کنڈی بند نہ کریں۔

-- بخار سے دورہ پڑ سکتا ہے، بخار ہونے کی صورت میں پٹیاں کریں، نہلا کر بخار اتاریں اور فوراً ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

-- کھیلنے کودنے کی اجازت ہے۔

-- خوراک پہ کوئی پابندی نہیں۔

دورہ پڑنے کی صورت میں ہدایات:

-- بچے کو دائیں یا بائیں طرف کروٹ سے لٹائیں۔

-- گردن سیدھی پوزیشن میں ہو۔

-- رومال یا بلب سکر سے منہ سے تھوک یا لعاب صاف کریں۔

-- گردن کے گرد قمیض کے بٹن کھول دیں۔

-- گردن کے گرد کوئی تعویز ہو تو اتار دیں۔

-- سر کے نیچے سے تکیہ ہٹا دیں۔

-- بچے کو ہوادار جگہ پر رکھیں۔

-- منہ میں پانی یا دوائی ہرگز نہ ڈالیں ورنہ بچے کا سانس بند ہو سکتا ہے۔

-- بچے کو زبردستی نہ پکڑیں۔

-- 2-3 منٹ میں دورے ٹھیک نہ ہوں تو قریبی ہسپتال کی ایمرجنسی میں لے جائیں کیونکہ لمبا دورہ پڑنے کی صورت میں بچے کا دماغ متاثر ہو سکتا ہے۔

Congenital Adrenal Hyperplasia

یہ کیا بیماری ہے؟

ایک موروثی بیماری ہے اس میں جسم میں ایک غدود یعنی Adrenal Gland صحیح کام نہیں کرتے جسکی وجہ سے خون میں گلوکوز اور نمکیات کی کمی ہو جاتی ہے، بلڈ پریشر بھی کم ہو سکتا ہے اور بچہ بے ہوشی کی حالت میں چلا جاتا ہے۔

علامات:

- -- بار بار الٹیاں آنا -- وزن کا نہ بڑھنا
- -- سست پڑ جانا -- پسینے آنا
- -- جھٹکے لگنا -- بے ہوش ہو جانا
- -- رنگت گہری ہو جانا

تشخیص:

خون کے مختلف ٹسٹ کیے جاتے ہیں جن میں شامل ہیں نمکیات کا ٹیسٹ، خون میں شوگر کی مقدار اور ایک کیمیائی مادے کا ٹیسٹ 17-hydroxy progesterone کرنا ہوتا ہے۔

علاج:

علاج ممکن ہے لیکن تمام عمر کیلیے ہوتا ہے اور اتنا ہی ضروری ہے جتنی کہ خوراک۔

ضروری ہدایات:

-- اگر بچہ سست ہو یا الٹیاں کرنے لگے تو اسے نمک اور گلوکوز والا پانی دیں اگر بے ہوش ہو جائے تو اسے ڈاکٹر کے پاس لے کر جائیں۔

-- کسی بھی انفیکشن یا بخار ہونے کی صورت میں دوائی کی مقدار ڈبل کر دیں۔

-- باقاعدگی سے اپنے قریبی معالج سے بچے کا علاج کروائیں۔

Glycogen Storage Disease

یہ مرض کیا ہے؟

یہ ایک ایسی موروثی بیماری ہے جس میں خاص قسم کے کیمیائی جز (Glucose-6-Phosphatase) کی کمی ہوتی ہے۔ اس کا کام جگر میں جمع شدہ گلائیکوجن (نشاستہ) کو ضرورت پڑنے پر گلوکوز میں تبدیل کرنا ہے اس کیمیائی جز کی کمی کی وجہ سے گلائیکوجن جسم میں زیادہ مقدار میں جمع ہو جاتی ہے اسکی وجہ سے جگر بڑھنا شروع ہو جاتا ہے اور باقی ماندہ جسم میں گلوکوز کی کمی ہو جاتی ہے۔ اور گلوکوز کی کمی کی علامات مثلاً بھوک لگنا، پسینے آنا، جھٹکے لگنا شروع ہو جاتے ہیں۔

کیا یہ مرض دوسرے بچوں میں بھی ہو سکتا ہے؟

کیونکہ یہ ایک موروثی بیماری ہے اس لیے خاندان میں ایک سے زائد بچے متاثر ہو سکتے ہیں۔

علامات:

-- پیٹ کا بڑھنا	-- خاص قسم کی شکل
-- پسینہ آنا	-- بھوک زیادہ لگنا
-- قد نہ بڑھنا	-- سانس کا تیز ہونا
-- جھٹکے لگنا	-- چھاتی اور پیٹ کا خراب ہونا

علاج:

-- سستا اور آسان ہے

-- صرف اور صرف صحیح خوراک سے ممکن ہے

-- اگر بروقت صحیح خوراک دینی شروع کر دی جائے تو مرض کنٹرول میں رہتا ہے اور بچے اس بیماری کے برے اثرات سے بچ جاتے ہیں۔

خوراک کیا دی جائے؟

-- بچہ رات کو بھوکا نہ رہے

- خاص قسم کا دودھ جس میں lactose کی مقدار کم ہو وہ دیا جائے
- ٹھوس غذا میں مندرجہ ذیل اشیاء دی جاسکتی ہیں؛ کارن فلاور، چاول، آلو، مونگ کی دال، روٹی، گوشت، سبزیاں انڈے کی سفیدی، چینی، شہد، شربت اور دودھ والی اشیاء دیں۔
- بچے کی خوراک میں چکنائی والی اشیاء کم سے کم استعمال کریں۔
- پھل کم سے کم دیں۔
- صحیح خوراک نہ دینے کی صورت میں جگر بڑھ جاتا ہے اور آہستہ آہستہ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے بچے کا وزن اور قد نہیں بڑھتا بچہ بار بار بیمار ہوتا ہے ہڈیاں کمزور ہو جاتی ہیں، گردے متاثر ہوتے ہیں، جسم میں چکنائی کی مقدار بڑھنے سے لبلبہ متاثر ہوتا ہے بچے کو دل کی بیماریاں بھی ہو سکتی ہیں۔

ضروری ہدایات:

بیماری کے دوران مثلاً بخار، نزلہ، کھانسی، دست لگیں تو ان کی بھوک کم ہو جاتی ہے جبکہ ضرورت بڑھ جاتی ہے ایسی صورت میں ڈاکٹر سے فوراً رجوع کریں۔ ہر ایک گھنٹے کے بعد کچھ نہ کچھ ضرور دیں خاص طور پر کارن فلاور ہر گھنٹے بعد دیں گلیکوز، ڈی پانی میں ملا کر دیں۔ اس کے باوجود اگر بچے کو جھٹکے لگیں تو ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

کیا یہ بیماری خطرناک بھی ہو سکتی ہے؟

جی ہاں! اگر بروقت ڈاکٹر کے پاس نہ لایا جائے تو گلوکوز کی کمی کی وجہ سے جھٹکے لگنا اور خون میں تیزابیت ہونا بچے کیلئے خطرناک ہو سکتا ہے جسکی علامت سانس کی تیزی ہے اور اس کا علاج ہسپتال میں ہی ممکن ہے اگر علاج نہ ہو سکے تو خدانخواستہ موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔

Hemophilia

یہ ایک موروثی بیماری ہے جس میں خون میں جمنے کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے اور معمولی چوٹ لگنے کی صورت میں خون بہتا رہتا ہے۔ اگر مرض کی شدت زیادہ ہو تو بغیر چوٹ کے بھی جسم کے کسی بھی حصے میں خون بہنا شروع ہو سکتا ہے۔

-- یہ موروثی بیماری ہے جو ماں کے ذریعے بچوں میں داخل ہوتی ہے۔ اور علامات عام طور پر ظاہر نہیں ہوتی۔ عورتوں میں یہ مرض پوشیدہ حالت میں ہوتا ہے لیکن لڑکوں میں یہ مرض ظاہر ہو جاتا ہے۔

-- علاج:
اس بیماری کا کوئی مستقل علاج نہیں۔ تاہم مرض کی شدت کے مطابق ان بچوں کو سفید خون (Fresh Frozen Plasma) اور Factor VIII Concentrate دیا جا سکتا ہے۔ جس سے خون کا بہاؤ رک جاتا ہے۔
کوئی بھی آپریشن کروانے سے پہلے بچے کا ٹیسٹ کیا جاتا ہے Assay Factor VII اور اس کے بعد FFP یا Factor VIII لگا کر آپریشن کیا جا سکتا ہے۔

احتیاطیں۔

-- مرض کی تشخیص کے بعد ان بچوں کو حفاظتی ٹیکے پٹھے میں نہیں لگانا چاہئیں کیوں کہ پٹھوں میں خون بہہ سکتا ہے اس لیے ٹیکہ جلد میں لگایا جاتا ہے۔
-- ایسے کھیل اور سرگرمیاں جن میں چوٹ لگنے کے امکانات ہوں ان سے پرہیز کریں۔
-- خون بہنے کی صورت میں فوراً ہسپتال لائیں اور Assay Factor VIII کروائیں۔

Coeliac Disease

سیلیک مرض کیا ہے؟

یہ نظام ہضم کا ایک ایسا موروثی مرض ہے جو کہ گندم یعنی Gluten کھانے سے ظاہر ہوتا ہے۔
اس مرض میں یہ ہوتا ہے کہ بچہ جب گندم کھانا شروع کرتا ہے تو آہستہ آہستہ اس کی چھوٹی آنت میں موجود بر بالکل سیدھا ہو جاتا ہے اسکی وجہ سے خوراک خون میں شامل ہونے کے بجائے پاخانے کے ذریعے باہر نکل جاتی ہے جسکی وجہ سے بچے کو غذایت نہیں ملتی اور وہ دن بدن کمزور ہو جاتا ہے۔
اسکی کیا علامات ہو سکتی ہیں؟

-- دست بڑے بڑے اور بدبودار ہوتے ہیں / الٹی

-- پیٹ میں درد

-- پیٹ کا پھولنا

-- قد کا چھوٹا رہ جانا

-- خون کی کمی

-- قبض

-- وزن کم ہونا

تشخیص کیسے کی جائے؟

anti-tissue Transglutaminase IgA ، خون کا ٹیسٹ ہوتا ہے جو کہ 90% سیلیک کے بچوں میں پازیٹو ہوتا ہے۔

چھوٹی آنت کی بائیوپسی: مرض کی تشخیص کرنے کا حتمی طریقہ ہے

علاج کیسے کیا جائے؟

-- علاج صرف صحیح خوراک سے ممکن ہے

-- اس کے لئے ضروری ہے کہ خوراک میں سے گلوٹن مکمل طور پر نکال دی جائے۔

وہ اشیاء جو بالکل نہیں دینی:

چپاتی، نان، ڈبل روٹی وغیرہ بسکٹ، رس، کیک، پیزا، پیسٹری اور بیکری کی دوسری تمام اشیاء میدے سے بنی ہوئی چیزیں، آئس کریم اور مٹھائیاں، ٹافی، چاکلیٹ، سوجی، جوار، باجرہ وغیرہ۔

وہ اشیاء جو زیادہ کھائی جاسکتی ہیں۔

چاول، مکئی، اور مکئی کا آٹا، چنے اور بیسن، دالیں، لوبیا، سبزیاں، پھل، انڈہ، گوشت، دودھ، کسٹرڈ، کارن فلیکس، گھر کی بنی ہوئی آئس کریم وغیرہ۔

بدپرہیزی اور اسکے نتائج:

-- ہڈیوں کا ٹیڑھا ہونا

-- خون کی کمی
-- چھوٹی آنت کا کینسر
-- قد کا چھوٹا رہ جانا
-- سکڑنے کا مرض
-- مرگی
-- شوگر کی بیماری
-- وزن کا کم ہونا
-- بار بار انفیکشن کا ہونا
-- بچے کی جان بھی جا سکتی ہے۔

ضروری ہدایات:

-- یہ پرہیز ساری عمر کیلئے ہے۔
-- بیسن اور مکئی کا آٹا گھر میں پیسیں کیونکہ چکی پر ان دونوں کے ساتھ گندم کا آٹا بھی پستا ہے اور یوں ملاوٹ ہو سکتی ہے۔

DOWN SYNDROME

ڈاؤن سنڈروم کیا ہے؟

ایک موروثی مرض ہے جس میں موروثی مواد یعنی کروموسومز میں تبدیلی رونما ہوتی ہے۔ جسکی وجہ سے ایسے بچے عام بچوں سے مختلف ہوتے ہیں۔ ان کے چہرے کے خدوخال عام بچوں سے فرق ہوتے ہیں اور ذہنی طور پر عام بچوں سے پیچھے ہوتے ہیں۔

ویسے یہ جسمانی اعتبار سے باقی بچوں کی نسبت چلنا پھرنا تھوڑی دیر سے شروع کرتے ہیں اور زندگی کی بنیادی ضروریات خود پوری کر سکتے ہیں اور بڑے ہو کر کسی فنی ادارے میں کام کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

کچھ امراض کی شرح ان بچوں میں عام بچوں کی نسبت زیادہ ہوتی ہے مثلاً دل کے امراض، انتڑیوں کے مسائل، نظر، قوتِ سماعت اور غدود کا مسئلہ بھی ہوسکتا ہے۔ ریڑھ کی ہڈی کا مسئلہ بھی ہوسکتا ہے۔

اسکی وجوہات کیا ہیں؟

اسکی بنیادی وجہ 30 سال کے بعد بچے کی پیدائش ہے۔

علاج:

بیماری کی وجہ سے پیدا ہونے والی پیچیدگیوں کا علاج ممکن ہے لیکن اس بیماری سے بچاؤ اسی صورت میں ممکن ہے کہ حمل کے پہلے 3 مہینے میں کچھ خون کے ٹیسٹ، الٹراساؤنڈ کرالیے جائیں اور اگر اس مرض کی تشخیص ہو جائے تو والدین کی اجازت لینے کے بعد حمل ضائع کیا جاسکتا ہے۔

اگلے بچوں میں اس مسئلے کی کتنی شرح ہوسکتی ہے؟

- اس کی ایک قسم کا تعلق بچے کی ماں کی عمر سے ہے۔
- اس کے علاوہ ماں اور باپ دونوں کے کچھ ٹیسٹ کرائے جاتے ہیں اس کے بعد ہی حتمی شرح بتائی جا سکتی ہے۔ کہ اگلے بچے میں اس بیماری کے ہونے کے کتنے چانس ہیں۔

DIABETES MELLITIES

Counselling:

Key:

Before breaking news, what parents turn about disease.

1- بی بی! آپ کو بچے کی بیماری کے بارے میں کیا پتا ہے؟

2- آپ کے بچے کو شوگر کی بیماری ہے۔

3- بیماری کے بارے میں معلومات، والدین کے mental caliber کے مطابق دیں۔

(i) علاج ساری عمر کیلیے

(ii) ٹیکے (انسولین انجکشن) انسولین کی قسمیں، سٹور کرنے کا اور لگانے کا طریقہ۔
(iii) حکیم یا ہومیوپیتھی کی دوائی سے علاج ممکن نہیں
(iv) علاج اتنا ہی ضروری ہے جتنا کھانا، کھانا + (کھانے کے بارے میں معلومات)
(v) ٹیکے گھر میں لگائے جاسکتے ہیں ورزش اور ہلکی پھلکی سیر
(vi) اگر ٹیکے نہ لگوائیں تو بیماری بڑھتی جائے گی اور سارے جسم کو آنکھیں، گردے، دل اور خون کی نالیوں پر اثر انداز ہوگی۔ ٹیکے گھر میں لگائے جاسکتے ہیں

4- بچہ دوسرے بچوں کی طرح نشوونما پا سکتا ہے۔ تعلیم، شادی بیاہ میں کوئی مسئلہ نہیں ہوگا بشرطیکہ ٹیکے باقاعدگی سے لگوائے جائیں۔

5- شوگر کی کمی اور اسکا علاج! چکر آنا، پسینہ آنا، کمزوری محسوس کرنا، جھگڑالا چڑچڑا پن، بے ہوشی ہو تو فوراً دودھ یا جوس پلائیں یا 3-2 چمچ چینی کے کھائیں اور ہسپتال لے کر آئیں۔

"دمہ"

دمہ کیا ہے؟

دمہ نظام تنفس کی ایسی بیماری ہے جس میں سانس کی نالیاں تنگ ہو جاتی ہیں۔ مریض کا سانس پھول جاتا ہے اور سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے۔

دمہ ایک ایسی بیماری ہے جو کہ عموماً بارہ سال سے کم عمر بچوں کے نظام تنفس پر اثر انداز ہوتی ہے۔ دمہ کوئی جراثیمی بیماری نہیں ہے اور ایک بچے سے دوسرے بچے تک نہیں پھیلتی۔ لیکن ایک ہی خاندان کے بہت سے افراد اس بیماری سے متاثر ہو سکتے ہیں۔ پوری دُنیا میں دمہ کی بیماری کی شرح بچوں میں دس سے چودہ فیصد ہے اور پاکستان میں اس کی شرح پانچ سے سات فیصد ہے۔

وجوہات:

پاکستان میں دمہ کی شرح میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ اور اس کی بڑی وجہ ماحولیاتی آلودگی میں

اضافہ ہے۔ اور اسی وجہ سے دمہ کی شرح شہری آبادی میں گاؤں کی نسبت کہیں زیادہ ہے۔

عمر کا تناسب:

یہ خیال بالکل غلط ہے کہ دمہ کی بیماری چھوٹی عمر کے بچوں پر اثر انداز نہیں ہوتی یہ چھ ماہ تک کی عمر کے بچوں پر اثر انداز ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ سکول جانے والی عمر یعنی 5 سے 10 سال کی عمر کے بچوں میں زیادہ عام ہے۔ یہ لڑکے اور لڑکیوں دونوں پر اثر انداز ہو سکتی ہے۔ لیکن لڑکوں میں لڑکیوں کی نسبت شرح زیادہ ہے۔

یہ خیال بھی غلط ہے کہ دمہ ترقی یافتہ قوموں یا سفید فام لوگوں کی بیماری ہے۔ جدید تحقیق کے مطابق اس بیماری کی موجودگی ہر نسل کے لوگوں میں پائی گئی ہے۔

موروثی بیماری کی طرح یہ بھی خاندان کی ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل ہو سکتی ہے۔ عموماً جن بچوں کی ماں اور باپ، دونوں یا دونوں میں سے ایک اس بیماری میں مبتلا ہوں یا اپنے بچپن میں رہے ہوں تو ان بچوں میں دمہ ہونے کا امکان بہت زیادہ ہے۔ دمہ جیسی بیماری سے مراد، بار بار چھینکوں کا آنا، ناک اور آنکھوں سے پانی نکلنا، ناک کا بند ہو جانا وغیرہ شامل ہیں۔

وجوہات:

دمہ کی صحیح وجہ تو اب تک معلوم نہیں ہے۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ اس کی بڑی وجہ الرجی (Allergy) ہے بہت سی چیزیں مثلاً بار بار وائرل انفیکشن Viral Infection کا ہونا، ماحولیاتی آلودگی کا بڑھنا خاص طور پر گاڑیوں کا دھواں، تیز خوشبوئیں، بھاری پردے اور کارپٹ ہواداری کا نامناسب انتظام، مچھروں کو مارنے والے میٹ (ٹکیاں اور رنگ (Coil)) وغیرہ اس بیماری کی شرح میں اضافہ کا باعث بن رہے ہیں۔ اور کچھ بچوں میں کولا مشروبات، کھٹے پھل اور انڈے وغیرہ بھی دمہ کا باعث بن رہے ہیں۔ لیکن کھانے پینے کی چیزیں باقی چیزوں کی نسبت اتنی اہم نہیں ہیں۔

علامات:

دمہ کی بیماری چھوٹی عمر کے بچوں میں ذرا مختلف انداز سے ظاہر ہوتی ہے بڑوں کی نسبت چھوٹے بچوں

میں خشک کھانسی کا بار بار ہونا عموماً بخار کے بغیر (خاص طور پر رات کے پچھلے پہر اور صبح سویرے کے وقت سانس کا تیز چلنا اور سیٹیوں جیسی آواز کا سانس کے ساتھ آنا دمہ کی اہم علامات ہیں۔

بڑے بچوں میں دمہ عموماً ایک ہی انداز میں ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً خشک کھانسنا، کھیل کود کے دوران جلد تھک جانا، سانس کا تیز چلنا، اور سانس کے ساتھ سیٹیوں جیسی آواز کا آنا۔

اگر بچہ سانس لینے میں دشواری محسوس کرے، پانی پینے اور بات کرنے میں مشکل پیش آئے اور رنگ نیلا ہو جائے۔ یہ تمام علامتیں دمہ کے انتہائی خطرناک ہونے کی نشاندہی کرتی ہیں۔

دمہ کی بیماری بچے کی نارمل نشوونما پر اثر انداز ہو سکتی ہے۔ ان بچوں کی نشوونما رک سکتی ہے اکثر دوسرے بچوں کی نسبت کمزور رہ جاتے ہیں سکول میں نہیں جا سکتے اور ان کی پڑھائی بری طرح متاثر ہو سکتی ہے۔

موسم کے اثرات:

موسموں کا دمہ کی بیماری سے گہرا تعلق ہے جب بھی موسم تبدیل ہوتے ہیں دمہ کی شرح میں اضافہ ہو جاتا ہے خاص طور پر بہار کے موسم میں دمہ کی بیماری کی شرح میں کافی اضافہ ہو جاتا ہے بہت کم بچوں میں موسم کی تبدیلی بیماری پر اثر انداز نہیں ہوتی

عموماً 75 فیصد بچوں میں دمہ کی بیماری 14 سال کی عمر کے بعد صحیح علاج نہ کیا جائے تو یہ بچوں کی نشوونما شخصیت اور تعلیم پر اثر انداز ہو سکتی ہے یہ بچے دوسرے بچوں کی نسبت زندگی کے ہر میدان میں پیچھے رہ جاتے ہیں اور اس کے علاوہ بہت سی نفسیاتی بیماریوں کا شکار بھی ہو جاتے ہیں اور اس کے علاوہ بہت سی نفسیاتی بیماریوں کا شکار بھی ہو سکتے ہیں بعض اوقات نفسیاتی بیماری اتنی شدید ہوتی ہے کہ اس سے موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔

صحیح علاج نہ ہونے سے دمہ لمبے دورانیہ والی بیماری میں تبدیل ہو جاتی ہے اور پھیپڑوں کی تباہی کا باعث بن سکتی ہے اور علاج بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ جہاں تک اس کے علاج کا تعلق ہے 50 فیصد سے زیادہ علاج ہم اپنی روزمرہ کی زندگی کے معمولات میں تبدیلی سے کر سکتے ہیں۔

دمہ کا اٹیک

چند گھنٹوں سے لیکر کئی دن یا ہفتوں تک محدود ہو سکتا ہے۔

علاج اور حفاظتی تدابیر:

درج ذیل عوامل پر عمل کر کے ہم دمہ کی بیماری کم کر سکتے ہیں:

1- ماحولیاتی آلودگی اور گرد غبار سے بچنا، خاص طور پر گاڑیوں کا دھواں

2- جن بچوں کو کھانے پینے کی اشیاء سے الرجی ہو انہیں ان چیزوں سے پرہیز کرایا جائے

3- سگریٹ کے دھواں سے دمہ والے بچوں کو بچایا جائے عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ بند کمرے میں سگریٹ کا دھواں 36 گھنٹے تک اثر انداز ہو سکتا ہے

4- اچانک گرم درجہ حرارت سے سرد یا سرد درجہ حرارت سے گرم میں آنے سے بچا جائے

5- کارپٹ اور بھاری پردوں کا کم سے کم استعمال کیا جائے

6- چیزوں سے گرد و غبار اس وقت صاف کیا جائے جب بچے موجود نہ ہوں کوشش کی جائے کہ بستر کی چادر اور تکیے کا غلاف روزانہ بدلا جائے

7- گھروں میں ہوا کی آمد و رفت پر خاص طور پر توجہ دی جائے شدید سردیوں کے موسم میں بھی سری کھڑکیاں اور دروازے مکمل طور پر بند نہیں کرنے چاہیں

8- پالتو جانور مثلاً بلی اور کتے وغیرہ کے بال بھی دمہ کا باعث بن سکتے ہیں اس لیے خاص طور پر ان گھروں میں جہاں بچوں کو دمہ ہو ان جانوروں سے پرہیز کیا جائے

9- بہار کے موسم میں پولن گرین دمہ کی ایک بڑی وجہ ہے اس لیے پھولوں والے پودوں کے قریب جانے سے بچا جائے

10- اگر گھر میں ڈسٹیمپر یا سفیدی ہو تو ان بچوں کو دو یا تین دن تک گھر سے دور رکھا جائے

11- آتش بازی بھی دمہ کی ایک اہم وجہ ہے اس سے بھی پرہیز کرنا چاہیے

دمہ کے علاج میں سب سے اہم بات اس کی جلد از جلد صحیح تشخیص اور مناسب طبی علاج ہے کیونکہ علاج میں تاخیر زندگی سے ہاتھ دھونے کا باعث بھی بن سکتی ہے

تشخیص: الرجی ڈی سینسیٹائزیشن Allergy Desensitization

دمہ کا خاص علاج ہے جس کا آج کل بہت چرچا ہے میں انتہائی وثوق کے ساتھ کہتا ہوں کہ علاج کا یہ طریقہ صرف اور صرف پیسے اور وقت کا ضیاع ہے اور اس کا دمہ کے علاج کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ پوری دنیا میں یہ علاج مکمل طور پر بند ہو چکا ہے

علاج:

اب جدید اور بہترین علاج انہیلر (Inhaler) کی شکل میں ہے انہیلر کا استعمال مختلف آلات کی مدد سے اتنا آسان ہوگیا ہے کہ ایک سال کے بچے کو بھی استعمال کرائے جاسکتے ہیں بدقسمتی سے ہمارے لوگوں میں اس علاج کے بارے میں بہت غلط معلومات پائی جاتی ہیں میں یہی پیغام دینا چاہتا ہوں کہ انہیلر نہ تو بچے کی صحت کیلئے نقصان دہ ہیں اور نہ ان کی بچے کو عادت (Addiction) پڑتی ہے اور نہ ان کی نشو ونما پر اثر انداز ہوتے ہیں بلکہ ان کا اثر دوسری دوائیوں کی نسبت انتہائی جلد ہوتا ہے اور اس کے مہلک اثرات بھی دوسری دوائیوں کی نسبت انتہائی کم ہیں اب کچھ مددگار آلات کی وجہ سے ان کا استعمال انتہائی آسان ہوگیا ہے لیکن یہ آلات کافی مہنگے ہیں میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ تمام کاغذی گلاس سے بھی اسی طرح سے کام لیا جاسکتا ہے جس طرح سے ایک مہنگے مددگار آلہ (Volumetic device) سے لیا جاتا ہے۔

جہاں تک سٹیرائڈ (Steroids) کے استعمال کا تعلق ہے اس کے بارے میں تمام لوگوں کا خیال ہے کہ یہ بہت خطرناک ہیں لیکن جدید تحقیق سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ سٹیرائیڈ (Steroids) دمہ کے علاج میں انتہائی ضروری ہیں یہ پھیپھڑوں کو تباہ ہونے سے بچاتے ہیں لیکن ان کا استعمال انتہائی احتیاط سے کرنا چاہیے۔

دمہ والے بچوں کو باقاعدگی کے ساتھ بچوں کے ڈاکٹر (Physician) SPECIALIST کو دکھاتے رہنا چاہیے یہ اس لیے بھی اہم ہے کہ اس طرح دمہ کے شدید حملوں کو روکا جاسکتا ہے اور مناسب اور بروقت علاج سے دمہ کی شرح کو بھی کم کیا جاسکتا ہے جس سے بچے کی نشو ونما صحیح طریقے سے ہوسکتی ہے۔

علاج:

ہمیشہ اپنے ڈاکٹر کی ہدایات پر عمل کریں۔ اگر آپکا بچہ دمہ کی وجہ وسپال میں داخل ہوگیا ہو تو یہ آپکے لیے اچھا موقع ہے آپ اپنے ڈاکٹر سے دمے کے بارے میں ساری معلومات لیں اور اگر آپ کا بچہ Ishale

Spair وپراہ مارہ ہوتواس کے بارے میں انکے استعمال کے بارے میں ساری معلومات لیں اور ہو سکے تو اپنے ڈاکٹر کے سامنے استعمال کریں اوراچھی طرحTechnique سیکھ لیں۔

مندرجہ ذیل دوائیوں سے پرہیز کریں:

مثلاً اسپرین، بچے کوسلانے والی دوائیاںSedotivesعام کھانسی کا شربت وغیرہ۔

Leukemia

-- اس کوعام زبان میں خون کا سرطان کہتے ہیں

-- اس میں خون میں سفید خلیوں کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے۔اور ہڈی کے گودے کے خلیوں میں خرابی پیداہوجاتی ہے

علامات:

-- جسم پرنشان پڑسکتے ہیں

-- جگراورتلی بڑھ سکتے ہیں

-- بھوک کم لگتی ہے وزن کم ہو جاتا ہے

-- بخار ہوسکتا ہے اور پسینے آتے ہیں

-- ہڈیوں میں درد ہوتا ہے

علاج:

-- ممکن ہے لیکن طویل عرصے کیلئے دینا پڑتا ہے

-- مختلف ادویات دی جاتی ہیں جن کے اپنے نقصانات بھی ہوتے ہیں

-- اگرکوئی بہت خطرناک پیچیدگیاں نہ ہوں تو100 میں سے 60 سے 70 بچے ٹھیک ہو جاتے ہیں

-- کچھ بچوں میں بیماری کا حملہ دوبارہ ہونے کا بھی خدشہ ہوتا ہے

-- ادویات میں نقصانات میں خون کے سرخ اور سفید خلیوں میں کمی،قوت مدافعت کم ہونے کی وجہ سے انفیکشن کا بار بار ہوجانا شامل ہیں

-- اگر فوری علاج شروع نہ کیا جائے تو بیماری دماغ تک پھیل جاتی ہے اور موت یقینی ہو جاتی ہے

-- دوائیوں سے علاج نہ ہو سکے تو ہڈیوں کا گودا بدلنا پڑ سکتا ہے (Bone Marrow Transplant)

علاج کے اخراجات:

-- یہ بات درست ہے کہ اس پر چند لاکھ روپے خرچ آ سکتے ہیں لیکن یہ اخراجات 3-2 سال کے عرصے میں ہوتے ہیں اگرچہ پہلے 3 ماہ میں نسبتاً زیادہ اخراجات ہوتے ہیں لیکن زکوۃ فنڈ اور سوشل ویلفیئر فنڈ سے مدد لی جا سکتی ہے

بخار کے ساتھ جھٹکے پڑنا

FEBRILE FITS

کے بارے میں والدین کے لیے معلومات

بخار کے ساتھ جھٹکے پڑنا

1۔ کچھ بچوں میں بخار کے ساتھ جھٹکے پڑنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

2۔ ہر سو 100 بچوں میں سے تقریباً 4 بچوں میں یہ کیفیت ہو سکتی ہے۔

3۔ عموماً بخار کے ساتھ جھٹکے 18 سے 24 ماہ کی عمر میں پڑ سکتے ہیں۔ تاہم یہ کیفیت 6 ماہ سے 5 سال تک ہو سکتی ہے۔

کن بچوں میں یہ کیفیت بار بار ہو سکتی ہے؟

1۔ اگر بچے کو پہلی بار جھٹکے ایک سال کی عمر سے پہلے پڑے ہوں۔

2۔ اگر خاندان کے دوسرے افراد کو جھٹکوں کی بیماری ہو۔

3۔ اگر بخار کے شروع ہوتے ہی جھٹکے پڑتے ہوں۔

جھٹکوں کی نوعیت اور وجوہات

1۔ یہ جھٹکے اکثر بخار شروع ہونے کے 24 گھنٹے کے اندر پڑ سکتے ہیں۔

2- عموماً جھٹکے صرف ایک بار پڑتے ہیں اوران کا دورانیہ 5 سے 7 منٹ تک ہو جاتا ہے۔

3- یہ جھٹکے سارے جسم کو پڑتے ہیں۔

4- تاہم 4 سے 5 فیصد بچوں میں یہ جھٹکے ایک سے زیادہ مرتبہ اور لمبے دورانیے کے پڑ سکتے ہیں۔

5- دماغی طور پر یہ بچے عموماً بالکل ٹھیک ہوتے ہیں۔

کیا جھٹکے دوبارہ پڑ سکتے ہیں؟

1- 30 سے 40 فیصد بچوں میں یہ جھٹکے دوبارہ بھی پڑ سکتے ہیں۔

2- صرف 15 فیصد بچوں میں یہ جھٹکے تیسری مرتبہ بھی پڑ سکتے ہیں۔

بخار کی وجوہات:

1- کان اور گلے کا انفیکشن

2- پیٹ کی خرابی

3- پیشاب میں انفیکشن

4- ملیریا کی وجہ سے بخار

آئندہ زندگی میں کن بچوں کو مرگی (EPILEPSY) ہو سکتی ہے؟

اگر مندرجہ ذیل وجوہات میں سے دو یا دو سے زیارہ وجوہات ہوں تو اسے آئندہ زندگی میں مرگی ہونے کے 10 فیصد چانس ہو سکتے ہیں۔

وجوہات:

1- اگر جھٹکوں کا دورانیہ 15 منٹ یا اس سے زیادہ ہو۔

2- اگر جھٹکے ایک سے زیادہ مرتبہ پڑتے ہوں۔

3- اگر جھٹکے جسم کے صرف ایک حصے میں پڑتے ہوں۔

4- اگر خاندان میں کسی اور شخص کو مرگی ہو۔

5- اگر بچہ ذہنی طور پر ٹھیک نہ ہو۔

تشخیص

پہلی مرتبہ بخار کیساتھ جھٹکے پڑنے کی صورت میں بچے کو فوراً ہسپتال لے جائیں۔ جہاں ڈاکٹر اس کے کچھ ٹیسٹ کروائیں گے جن سے مرض کی تشخیص میں آسانی پیدا ہوگی۔

علاج:

تیز بخار کی صورت میں

1۔ تیز بخار کی صورت میں بچے کے کپڑے کم کردیں۔
2۔ گرمیوں کے موسم میں اسے ٹھنڈی جگہ پر رکھیں اور نلکے کے پانی کی پٹیاں کریں۔
3۔ بخار والا شربت ہر 4 سے 6 گھنٹے کے بعد پلائیں۔
4۔ برف والا پانی ہرگز استعمال نہ کریں۔

جھٹکے پڑنے کی صورت میں

1۔ بچے کو بائیں کروٹ پر لٹائیں۔
2۔ اگر ہوسکے تو وقت نوٹ کرلیں۔
3۔ بچے کے منہ میں کوئی چیز نہ دیں۔
4۔ اگر دورانیہ 5 منٹ سے زیادہ ہو تو پاخانے کے راستے سے Valium (Suppository) کی بتی دے دیں یا فوراً ہسپتال لے جائیں۔
5۔ اگر جھٹکوں کا دورانیہ 10 منٹ سے بڑھ جائے تو فوراً ہسپتال لے جائیں۔
6۔ عموماً لمبے عرصے کے لئے دوائی ایسے جھٹکوں میں کوئی خاص فائدہ نہیں دیتی، تاہم بخار شروع ہونے کے ساتھ ہی Valium (Suppository) کی بتی صبح، شام پاخانے کے راستے 3 سے 4 دن کے لئے دی جاسکتی ہے۔

THALASSEMIA

یہ ایک موروثی مرض ہے جو خون کے خلیوں کی پروٹین Haemoglobin کی بناوٹ میں نقص کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس کی دو اقسام ہوتی ہیں۔

α Thalassemia جس میں α-globin پروٹین کی مکمل یا کچھ مقدار میں کمی ہوتی ہے اور β-Thalassemia جس میں β-globin پروٹین کی مکمل یا کچھ مقدار میں کمی ہوتی ہے۔ اس کمی کی وجہ سے خون کے خلیے بنتے نہیں ہیں اور جو بنتے ہیں ان میں نقص ہوتا ہے۔ اور جلدی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتے ہیں اور بچے میں خون کی کمی واقع ہو جاتی ہے جس سے بچے میں پیلا پن پیدا ہو جاتا ہے اور مزید علامات جیسے سانس کا پھولنا وغیرہ پیدا ہو جاتی ہیں۔ خون کی کمی سے جگر اور تلی بڑھنا شروع ہو جاتے ہیں اور ہڈیاں چوڑی ہو جاتی ہیں۔ β Thalassemia Major کی علامات 6 ماہ کی عمر سے آ جاتی ہیں۔ ان بچوں میں خون کی کمی مستقل ہوتی ہے جس کی وجہ سے بار بار خون لگانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسے بچوں کو ہر ایک سے دو مہینے کے بعد خون لگانا ہوتا ہے ورنہ خون کی زیادہ کمی سے دل فیل بھی ہو سکتا ہے۔

Thalassemia کے بچوں میں فولاد کی زیادتی کا اندیشہ ہوتا ہے۔ فولاد جسم میں بڑھ جانے سے بہت سی پیچیدگیاں ہو سکتی ہیں جیسے دل کے امراض، شوگر، قد نہ بڑھنا باقاعدگی سے Serum Fenitin Level کروانے اور دوائی Desfroxamine لگوانے سے ان پیچیدگیوں سے بچا جا سکتا ہے۔

اس بیماری کا حتمی علاج Bone Marrow Transplant ہے۔ یہ اس وقت کامیاب رہتا ہے اگر 15 سال کی عمر سے پہلے کیا جائے۔

اگر ایسے بچوں میں تلی زیادہ بڑھ جائے تو اسے نکالنا پڑ سکتا ہے۔ تلی زیادہ بڑھنے سے خون کی بیماریوں کا خدشہ ہوتا ہے اور اگر خون کی ضرورت 250ml/kg سالانہ سے بڑھ جائے تو تلی نکال دی جاتی ہے۔ یہ آپریشن 5 سال کے بعد کیا جا سکتا ہے اور اس سے پہلے کچھ جراثیم کے لیے ویکسین ضروری ہوتی ہے اور باقاعدہ ادویات کے استعمال کی ضرورت ہوتی ہے۔

یہ مرض والدین میں پوشیدہ حالت میں ہوتا ہے۔ اگر دونوں ماں باپ میں پوشیدہ حالت میں موجود ہو تو حمل میں 25% متاثرہ بچہ پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ 50% ایسے بچے ہونے کا خطرہ ہوتا ہے جس میں بیماری پوشیدہ حالت میں ہوگی اور 25% صحتمند بچہ پیدا ہونے کا چانس ہوتا ہے۔

TUBERCULOSIS

TB تپ دق ایک بیماری ہے جو Bacteria سے ہوتی ہے یہ بیماری کھانسی کے ذریعے ایک انسان سے دوسرے انسان کو منتقل ہو سکتی ہے۔ بچوں میں یہ بیماری بڑوں سے لگ سکتی ہے۔ یہ بیماری پورے جسم کو متاثر کر سکتی ہے جیسے پھیپھڑے، دماغ، آنتیں، ہڈی اور دیگر ہڈیاں دل کو بھی متاثر کر سکتی ہے۔

اس کی علامات میں بخار، بھوک نہ لگنا، تھکن، ٹھنڈے پسینے آنا اور پھیپھڑوں کی ٹی بی میں کھانسی، سانس اکھڑنا، دماغ کی ٹی بی بچوں میں ہونے کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے یہ جان لیوا بھی ہو سکتی ہے جس کی تشخیص اور علاج ضروری ہوتا ہے۔ اس کی مزید علامات ہو سکتی ہیں۔ جیسے بخار کے ساتھ الٹی، سر درد، وزن گھٹنا اور جھٹکے آنا سر میں پانی بھی زیادہ ہو سکتا ہے۔ اگر بروقت علاج نہ ہو تو اس بیماری کی پیچیدگی ہو جاتی ہے اور دماغ کی ٹی بی ہونے کا خطرہ ہوتا ہے جس میں بچہ غنودگی میں چلا جاتا ہے جسم اکڑ سکتا ہے اور فالج ہو سکتا ہے۔ علاج نہ ہونے کی صورت میں موت واقع ہو سکتی ہے۔

اگر یہ مرض آنتوں کو متاثر کرے تو مزید علامات جیسے پاخانے میں خون آنا، پیٹ درد، پیٹ کا پھول جانا، قبض یا دست لگ جانا بھی ہو سکتی ہے۔

بعض اوقات یہ جراثیم خون میں پھیل کر پورے جسم اور ایک ہی وقت میں مختلف اعضا کو متاثر کر سکتا ہے جسے Miliary Tuberculosis کہتے ہیں۔ جس میں پھیپھڑے، جگر، تلی، ہڈی کے گودے اور دماغ کو متاثر کر سکتا ہے اس صورتحال میں فوری علاج کی ضرورت ہوتی ہے اور معمول سے زیادہ دیر علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔

عام طور پر TB کی ادویات 9 ماہ استعمال کی جاتی ہیں مگر دماغ، آنتوں اور Miliary TB میں سال بھر علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔

غربت، زیادہ افراد کا کم جگہ پر رہنا، غذائی کمی اور صحت کی معلومات کا فقدان یہ تمام عناصر TB کو پھیلانے میں کارگر ہوتے ہیں۔

TB کی ویکسین جو پیدائش کے وقت بچے کو لگائی جاتی ہے سے TB کا بچاؤ کیا جا سکتا ہے بلکہ یہ 75.85% سب سے زیادہ

دماغ کی TB سے محفوظ رکھتی ہے۔

اگر ماں کو TB ہے تو بچے کو 3 ماہ INH دیں گے اور اس کے بعد Mountox Test کروائیں گے اگر Positive ہوا تو علاج مکمل کریں گے اور Negative ہوا تو BCG کی ویکسین لگوائیں گے۔ اگر ماں کو TB رہ چکی ہے اور علاج ہو گیا ہے تو 6-3 ماہ بعد Mountox Test کروا کر دیکھیں گے۔

ATTENTION DEFICIT HYPERACTIVITY DISORDER (ADHD)

یہ ایک نفسیاتی بیماری ہے جس میں بچوں میں ضرورت سے زیادہ چست رہنے کی علامات ہوتی ہیں۔ جن میں کم توجہ دینا، اپنے آپ پر قابو/اختیار نہ ہونا اور ہر وقت حرکت میں رہنا شامل ہیں۔ یہ 3-7% بچوں میں ہوتی ہے۔ ایسے بچوں میں بیماری کی علامات تب ظاہر ہوتی ہیں جب توجہ والے کام کی ضرورت ہو جیسے سکول میں توجہ نہ دینا، بے معنی غلطیاں کرنا، کھیل کود اور نظم و ضبط کے کھیل میں صحیح کارکردگی نہ دکھانا۔ اکثر ان بچوں سے جب کوئی مخاطب ہو تو یہ ٹھیک سے سنتے نہیں اور دی گئی ہدایات پر عمل نہیں کرتے۔ دیگر علامات بھی ہو سکتی ہیں جیسے روزانہ کے کاموں کو بھول جانا، دھیان آسانی سے ہٹ جانا۔ یہ بچے اپنی کرسی پر آرام سے نہیں بیٹھتے۔ غیر معمولی طور پر دوڑتے رہنا۔ چڑھتے اترتے رہنا بہت زیادہ اور بے ربط بولنا۔ اکثر سوال ختم ہونے سے پہلے ہی جواب بول دیتے ہیں اپنی باری کا انتظار نہیں کرتے۔ دوسروں کی بات کاٹتے ہیں۔ یہ بیماری اکثر بچوں میں وقت کے ساتھ ساتھ بہتر ہو جاتی ہے۔

اس کے علاج کے لیے بچوں کے لیے خصوصی ورزش ہوتی ہے جس میں بچوں کو نظم و ضبط سکھایا جائے تا کہ وہ مقررہ وقت پر اور صحیح جگہ پر اپنی توجہ استعمال کریں۔ خصوصی کلاس روم اور سکول جہاں ایک استاد کم بچوں کے لیے وقف ہو۔ اگر ان سب چیزوں سے فائدہ نہ ہو تو ادویات بھی استعمال کی جا سکتی ہیں۔

50-60% بچوں میں دیگر نفسیاتی اور دماغی علامات ہو سکتی ہیں۔ سیکھنے میں مشکل، Learning Disorders، Obsessive Compulsive Disorder، Anxiety Disorder۔

CEREBRAL PALSY

Cerebral Palsy کا لفظ دماغ کو نقصان سے پیدا ہونے والی مختلف علامات کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اور بچے کو دماغ کو نقصان پہنچنے کی وجہ سے مختلف طرح سے معذوری ہو سکتی ہے جو کہ مستقل ہوتی ہے۔

اس کی وجوہات میں پیدائش سے پہلے بچے کو کسی بھی وجہ سے خون صحیح نہ پہنچ پانا، دماغ کی افزائش نہ ہونا، دوران زچگی بچے کا سانس نہ لے پانا اور پیدائش کے بعد دماغ کا انفیکشن یا گردن توڑ بخار یا بہت زیادہ یرقان جو دماغ کو متاثر کردے (Kemicters) یہ سب شامل ہیں۔

ان مختلف وجوہات سے بچے میں مختلف طرح سے معذوری ہو سکتی ہے جیسے صرف بول نہ پانا، صرف سن نہ پانا، دیکھ نہ پانا، جسمانی معذوری جو صرف ایک بازو یا ٹانگ سے لے کر چاروں بازوں اور ٹانگوں کو متاثر کر سکتی ہے یا ان سب علامات کا اکٹھا ہونا۔ اس کے علاوہ دماغی کمزوری اور جھٹکے بھی پڑ سکتے ہیں۔

اس سب کی وجہ سے ان بچوں میں پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں جو اس بیماری کا حصہ ہیں جیسے بار بار چھاتی کا انفیکشن ہونا، قبض رہنا، پیٹ میں درد رہنا، جسم اکڑ جانا۔

دماغ کو پہنچ جانے والے اس نقصان کا کوئی حتمی علاج نہیں مگر بہت سے ایسے طریقے ہیں جس سے اس سے ہونے والی پیچیدگیوں کو کسی حد تک کم کیا جا سکتا ہے۔

جسم کے استعمال نہ ہونے سے پیدا ہونے والے اکڑاؤ کے لیے باقاعدگی سے ورزش اور سرجری Tenotomy ایسی ادویات کا استعمال جس سے جھٹکے کم ہو جاتے ہیں اور Speech Therapy، Audiometry اور Artificial Equimplant کا استعمال اگر صرف بولنے اور سننے میں مسئلہ ہو۔

اس کے علاوہ ان بچوں کے لیے خصوصی سکول ہوتے ہیں جہاں یہ بچے بہتر Communication Skills حاصل کر سکتے ہیں۔ خصوصی Symbols اور Type Letters کا استعمال تاکہ یہ بچے معاشرے میں رہ سکیں۔ باقاعدہ چیک اپ اور باقاعدہ Audiometery اور آنکھوں کا معائنہ۔ Physiotherapy ضروری ہوتی ہے۔

پیدائش سے پہلے اور بعد میں مکمل اور باقاعدہ چیک اپ اور قابلِ علاج وجوہات کی تشخیص اور علاج سے اس بیماری سے کسی حد تک بچا جا سکتا ہے۔ تاہم اگر یہ بیماری بچے میں ہو جائے تو حتمی علاج ممکن نہیں۔

CHRONIC RENAL FAILURE

CRF گردوں کی بیماری ہے۔ گردوں کی بیماری زیادہ عرصہ کے لیے ہو جائے (6-3 ماہ سے زیادہ) تو اس کو CRF کا نام دیا جاتا ہے۔ گردے جو جسم سے فاضل مادہ نکالتے ہیں وہ آہستہ آہستہ جسم میں جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ بچوں میں اس کی بہت سی وجوہات ہیں جس میں پیدائشی نقص یا بناوٹ میں مسئلہ، بار بار پیشاب کا انفیکشن۔ اس کے علاوہ یہ صرف گردوں کو متاثر کرنے والی بیماریوں سے اور پورے جسم کو متاثر کرنے والی بیماری کے حصہ کے طور پر بھی ہو سکتا ہے۔

CRF میں بچے میں مختلف علامات ہوتی ہیں جیسے جسم کا پھولنا، پیلا پن، بلڈ پریشر بڑھنا، سر درد، پیشاب میں خون آنا، وزن اور قد کا نہ بڑھنا، پیشاب بہت زیادہ یا کم آنا، تھکنا، الٹی وغیرہ۔

جب ایک بچے کو CRF ہو تو اس کی وجہ معلوم ہونا ضروری ہے تا کہ قابلِ علاج وجوہات کا علاج کیا جا سکے جب گردے بہت زیادہ متاثر ہو جاتے ہیں تو جسم میں فضلات زیادہ اکٹھی ہونے اور نمکیات کا تناسب نہ رہنے کی وجہ سے مریض کی موت واقع ہو سکتی ہے۔ اس صورتحال میں بار بار مشینوں کے ذریعے خون کو صاف کرنا ضروری ہو جاتا ہے جسے Renal Replacement Therapy کہتے ہیں۔ اس میں مریض کا Dialysis کیا جاتا ہے تا کہ جسم کے دیگر اعضاء کو بچایا جا سکے۔

ایک دفعہ گردے مکمل ناکارہ ہو جائیں تو Renal Transplant ضروری ہو جاتا ہے۔

CYSTIC FIBROSIS

یہ ایک موروثی بیماری ہے۔ اس بیماری میں (کروموسومز) جسم کی جینیاتی بناوٹ میں تبدیلی ہو جاتی ہے جو کہ مختلف اعضاء کو متاثر کرتی ہے۔

اس بیماری میں جسم کے خلیوں میں نمکیات Chloride کا صحیح طور پر مختلف جگہوں پر تبادلہ نہیں ہو پاتا اور جسم کے جن اعضاء میں اس نمکیات کا تبادلہ ہوتا ہے وہ ٹھیک سے کام نہیں کر پاتے جس میں پھیپھڑے، آنتیں، جگر اور لبلبہ کی نالیاں زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ ان سب اعضاء کی نالیوں میں جسم کے اجزاء (Secretions) جمع ہو جاتے ہیں۔

سانس کی نالیوں کی بار بار بندش ہونے کا خدشہ رہتا ہے اور بار بار نمونیہ ہوتا ہے۔ جس سے مستقل کھانسی اور سانس سے سیٹی کی آواز آنا یہ سب علامات ہو سکتی ہیں۔ آنتوں اور لبلبہ متاثر ہونے سے بار بار دست لگتے ہیں اور بہت سے غذائی اجزاء جو جسم کے لیے ضروری ہوتے ہیں جسم میں داخل نہیں ہو پاتے۔ بچے چکنائی والے کھانے ہضم بھی نہیں کر پاتے جس سے بڑے بڑے دست لگ سکتے ہیں۔

ایسے بچوں میں پیدائش کے کچھ عرصے تک آنتیں بند بھی ہو سکتی ہیں۔ جسے Meconiumileus کہتے ہیں اور زیادہ عرصہ تک پیدائش کے بعد یرقان رہنے کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔

بار بار نمونیہ اور آنتوں میں غذا اٹکنے جسم میں داخل نہ ہونے کی وجہ سے ان بچوں کا وزن صحیح نہیں بڑھتا اور صحیح سے نشوونما نہیں ہو پاتی۔ ان بچوں میں Nasal Polyps اور سانس کا انفیکشن ہونے، جگر متاثر ہونے، شوگر اور دل فیل ہو جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ ایسے بچوں میں باقاعدگی سے ادویات دینی چاہئیں۔ سانس کی نالیاں کھولنے کے لیے ادویات (Bronchodilators) جراثیم کش ادویات (Antibiotics) اور چھاتی کی باقاعدہ ورزش ضروری ہوتی ہے۔ لبلبہ کے اجزاء جو مختلف قسم کی غذا کو ہضم کرنے میں مدد دیتے ہیں اس بیماری میں آنتوں تک نہیں پہنچ پاتے یہ اجزاء Enzymes ادویات کی صورت میں باہر سے دیے جا سکتے ہیں۔ جو کیپسول کی صورت میں آتے ہیں اور چکنائی کے ذریعے ہضم ہونے والے Vitamins بھی باہر سے دیے جاتے ہیں۔ ان بچوں میں (High Calorie) طاقت والی غذا دینی چاہیے۔

اس بیماری کی وجہ سے زندگی کا دورانیہ کم ہوتا ہے تاہم باقاعدہ ادویات کے استعمال سے پیچیدگیاں کم کی جا سکتی ہیں۔

چھوٹے بچوں میں آنتوں کے بند ہو جانے کی وجہ سے سرجری کی ضرورت پڑ سکتی ہے اور بار بار نمونیہ اور مسائل کے لیے پھیپھڑوں کی سرجری Lung Transplant کی ضرورت بھی پڑ سکتی ہے۔

تاہم اس بیماری کا حتمی علاج Gene Therapy ہے جس پر ابھی تجربات ہو رہے ہیں۔

AUTISM

یہ ایک نفسیاتی بیماری ہے جس میں بچے مختلف انداز میں برتاؤ کر سکتے ہیں۔ سماجی تعلقات نہیں رکھتے، اپنی عمر کے مطابق سماجی برتاؤ نہیں کرتے اور روزانہ کی مصروفیات میں حصہ نہیں لیتے۔ ایک طرح کی حرکات کرتے ہیں اور ایک ہی حرکت بار بار کرتے ہیں۔ ایک ہی بات بار بار کرتے ہیں۔ بہت کم چیزوں کو ترجیحات دیتے ہیں اور دیگر روزمرہ کے کاموں میں توجہ نہیں دیتے۔ اپنے آپ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں لوگوں اور اپنے عزیز رشتے داروں میں گھلتے ملتے نہیں۔ اپنی ہی دنیا میں مگن رہتے ہیں۔ مسکراتے نہیں، اور جذبات کا اظہار نہیں کرتے اور دوسروں کے جذبات سمجھتے نہیں ہیں۔ 30-60% ایسے بچے ذہانت میں کم بھی ہو سکتے ہیں۔ لیکن اکثر دماغی طور پر ذہین ہوتے ہیں۔ اکثر کی تعلیمی کارکردگی اچھی ہوتی ہے اور کسی ایک خاص Field میں زیادہ اچھے ہو سکتے ہیں جیسے Painting۔

یہ بچے بچپن سے کم بولتے ہیں اور نشوونما میں پیچھے رہ سکتے ہیں جیسے دیر سے بولنا، دیر سے چلنا اس صورتحال میں باقاعدہ تشخیص اور علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔ کم سے کم ایک سال تک اس بیماری کی تشخیص کی جا سکتی ہے۔

اس بیماری کی بہت سی وجوہات ہیں جن میں موروثی سے لے کر ماحولیاتی اثرات شامل ہیں۔ علاج کے لیے ضروری ہے کہ بچے

میں موجود کمی کی تشخیص کی جائے اور اس کا علاج کیا جائے۔ جیسے بچے کو مکمل توجہ دینا، اسے دوسرے دوستوں اور بہن بھائیوں کے ساتھ گھلنے ملنے کے مکمل مواقع فراہم کرنا بچے کی مکمل اور روزمرہ کی Routine لگانا۔

اس کے علاوہ اور بھی طریقے ہیں جیسے Visual Schedule کے ذریعے سیکھنے کے مواقع فراہم کرنا۔ نئی اور جدید چیزیں سیکھنے میں مدد کرنا ایسے بچوں کے لیے سپیشل (خصوصی) پروگرام ہوتے ہیں جیسے Applied Behavioural Analysis اور Treatment And Education of Autistic And Related Communication Handicapped Children (TEA CCH) جن میں پورے خاندان، والدین، سکول ٹیچر کو شامل کیا جاتا ہے اور سب کی مدد کے لیے معلومات فراہم کی جاتی ہیں تاکہ بچے کو سیکھنے کے مواقع فراہم کیے جائیں۔

اگر یہ سب طریقہ کار فائدہ مند نہ ہو تو مختلف علامات کے لیے ادویات بھی استعمال کی جا سکتی ہیں۔

ایسے بچوں میں بڑے ہونے تک یہ علامات رہ سکتی ہیں۔ مستقل بھی ہو سکتی ہیں لیکن اگر اردگرد بہتر اور مددگار ماحول فراہم کیا جائے تو یہ لوگ کامیاب زندگی گزار سکتے ہیں۔

SYSTEMIC LUPUS ERYTHEMATOSIS

SLE ایک ایسی بیماری ہے جس میں جسم کا مدافعتی نظام جو کہ عموی طور پر بیرونی خدشات جیسا کہ انفیکشن کے خلاف کام کرتا ہے جسم کے اپنے حصوں کے خلاف کام کرنا شروع کر دیتا ہے جس کے نتیجے میں مختلف اعضاء ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتے ہیں اور اپنا کام ٹھیک سے نہیں کر پاتے اس میں جلد، گردے، دل، ہڈی کا گودا، خون کے خلیے زیادہ متاثر ہوتے ہیں، جوڑ بھی متاثر ہو سکتے ہیں جبکہ دل، پھیپھڑے، دماغ، جگر، آنکھیں اور دیگر اعضاء بھی متاثر ہو سکتے ہیں۔ یہ علامات اکٹھی بھی ہو سکتی ہیں اور کسی وقت میں ایک بھی ہو سکتی ہیں۔ زیادہ تر یہ مرض لڑکیوں میں ہوتا ہے۔

اس بیماری کی وجوہات میں مختلف جینیاتی وجوہات ہیں تاہم یہ مرض موروثی نہیں ہے۔ کچھ ادویات بھی اس بیماری جیسی علامات پیدا کر سکتی ہیں۔ ایک دفعہ اس بیماری کی تشخیص ہو جائے تو باقاعدہ علاج ضروری ہوتا ہے جو پوری عمر کے لیے بھی ہو سکتا ہے۔

اس بیماری کے علاج کے لیے استعمال ہونے والی ادویات جیسے Steroids، Hydroxy Chloroquine اور دیگر قوتِ مدافعت کم کرنے والی ادویات استعمال ہوتی ہیں۔ ان ادویات کا استعمال جہاں ضروری ہوتا ہے وہیں ان کے مضر اثرات بھی ہیں لہٰذا ان کے استعمال کے ساتھ باقاعدہ چیک اپ ضروری ہے۔

اس بیماری سے متاثرہ لوگوں میں آگے دل، دماغ کے مسائل اور کینسر کی شرح زیادہ ہونے کے امکان ہوتے ہیں اور مختلف اعضاء کے متاثر ہونے سے اور ادویات کے استعمال سے پیچیدگیاں ہو سکتی ہیں۔ علاج کی سہولت کے بعد اس بیماری کی پیچیدگیوں کو کسی حد

تک کم کیا جاسکتا ہے۔ اور اب اس بیماری کا 5 سالہ Survival 90% ہے۔

اگر ماں میں SLE کی بیماری ہو تو بچے کو Neonatal Lupus ہو سکتا ہے لہٰذا ایسے ہر بچے کو دل کے ٹیسٹ کروانے چاہئیں کیونکہ ان بچوں میں دل کی بیماری Heart Block ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ چہرے پر داغ کے نشان ہوتے ہیں اور جگر اور دل متاثر ہو سکتے ہیں۔ مگر یہ صرف 3% سے بھی کم بچوں میں ہوتا ہے۔ اس صورتحال میں 16 weeks حمل میں Fetal Echo کروائی جاسکتی ہے۔ اگر ایک دفعہ بچے کو Neonatal Lupus ہو جائے تو اگلے حمل میں اس کا خطرہ بڑھ جاتا ہے 15% ہوتا ہے۔

CONVINCING FOR BREAST FEEDING

بچوں میں پہلے 6 ماہ تک صرف ماں کا دودھ پلانا چاہیئے اور اس کے بعد ٹھوس غذا کے ساتھ پہلے دو سال تک دینا چاہیئے ماں کے دودھ کی کوئی قیمت نہیں یہ مفت ہوتا ہے۔ ہر وقت میسر ہوتا ہے۔ تیاری کے لیے وقت نہیں چاہیئے ہوتا یہ ہر وقت متوازن Temperature پر ہوتا ہے اس میں بچے کی نشوونما کے لیے بہترین چیزیں متوازن مقدار میں ہوتی ہیں۔ زود ہضم ہوتا ہے ماں اور بچے کے رشتے کو مضبوط کرتا ہے اس میں IgA اور IgG ہوتا ہے جو بچے کی قوتِ مدافعت کو بڑھاتا ہے۔ اس میں Bfidus Factor ہوتا ہے جو بچے کی آنت میں بیماری پھیلانے والے جراثیم کا حملہ نہیں ہونے دیتا جو مائیں بچوں کو دودھ پلاتی ہیں ان میں چھاتی کے سرطان کا خطرہ کم ہوتا ہے اس دودھ سے Allergy کے امکان بھی نہیں ہوتے۔ اس میں فولاد بچے کی ضروریات کے مطابق ہوتا ہے۔ جبکہ جو بچے گائے کا دودھ پیتے ہیں ان میں آئرن کی کمی ہو جاتی ہے۔ پیدائش کے آدھ گھنٹے کے اندر اندر بچے کو ماں کا دودھ پلانا چاہیئے جو بچے ماں کا دودھ پیتے ہیں ان میں دست لگنے اور نمونیہ کے امکانات بھی کم ہوتے ہیں۔

PREMATURITY

جو بچے وقت سے پہلے پیدا ہو جاتے ہیں یعنی حمل کے 37 ہفتے مکمل ہونے سے پہلے انہیں Premature کہتے ہیں۔ 11-13% بچے وقت سے پہلے پیدا ہوتے ہیں اس کی بہت سی وجوہات ہیں جیسا کہ ماں میں غذائی قلت، خون کی کمی، جڑواں حمل، ماں میں بلڈ پریشر، شوگر، چکر، دل کے امراض، ماں میں کوئی انفیکشن، بچہ دانی کی بناوٹ ٹھیک نہ ہونا، بچے میں کوئی بیماری جیسے Down Syndrome یا انفیکشن اور دیگر وجوہات ہیں۔

ایسے بچوں میں بہت سے مسائل ہوتے ہیں اور جتنا جلدی پیدا ہو جائیں اتنے یہ مسائل بڑھ جاتے ہیں۔ یہ بچے اپنے جسم کا

درجہ حرارت برقرار نہیں رکھ سکتے اس لیے یہ بچے بار بار ٹھنڈے ہو جاتے ہیں، شوگر اور کیلشیم کی کمی ہو سکتی ہے ان بچوں میں سانس کا مرض Respiratory Distress Syndrome ہونے کے امکانات بہت زیادہ ہوتے ہیں جو پھیپھڑوں کے ٹھیک نہ بننے اور Surfactant کی کمی سے ہوتا ہے۔ ان بچوں میں دماغ میں سانس کا Centre مکمل نہ ہونے کی وجہ سے بار بار سانس بھی رُک سکتا ہے۔

ان بچوں میں دماغ میں خون بہہ جانے اور جگر مکمل نہ بننے کی وجہ سے یرقان کے خطرات بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ قوتِ مدافعت کم ہونے کی وجہ سے انفیکشن اور آنتوں کی بیماری Necrotizing Enterocolitis کے خطرات بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ پیدائشی دل کے امراض، PDA کے خطرات بھی ہوتے ہیں۔ آگے جا کر ان بچوں میں پھیپھڑوں کی بیماریوں اور دیر سے نشوونما ہونا، دیر سے بڑھنا اور دماغی کمزوری ان سب کے خطرات بھی ہو سکتے ہیں۔

ان بچوں کی پیدائش ہی سے بہت زیادہ خیال کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر سانس کا مسئلہ ہو تو نرسری میں داخلہ، آکسیجن Ventilator کی ضرورت بھی پڑ سکتی ہے۔ ان بچوں کو ایسے ماحول میں رکھنا چاہیے جہاں پر درجہ حرارت برقرار رکھ سکیں۔ مکمل صفائی ستھرائی کے ساتھ تاکہ انفیکشن نہ ہو اور مکمل طور پر صاف کپڑے، ٹوپی وغیرہ پہنا کر۔

ایسے بچوں میں دودھ پینے کے بھی مسائل ہوتے ہیں کیونکہ ان میں دودھ نگلنے اور نیچے خوراک کی نالی میں لے جانے کے لیے نظام مکمل طور پر بنا نہیں ہوتا لہٰذا ان کو دودھ نہایت ہی احتیاط سے اور آرام سے پلانا چاہیے۔ ان کو چمچ یا چھوٹی بوتل سے یا پھر زیادہ چھوٹے بچوں میں نالی کے ذریعے دودھ دیا جاتا ہے۔ ان بچوں میں اضافی آئرن اور وٹامن کی ادویات بھی دی جاتی ہیں۔ آئندہ کے لیے صحت اور زندگی اس چیز پر منحصر ہوتی ہے کہ بچہ کتنا چھوٹا ہے اور اس میں وقت سے پہلے پیدا ہونے کی وجہ سے کیا پیچیدگیاں ہوتی ہیں۔ نئے طریقہ علاج اور سہولیات کی بدولت وقت سے پہلے پیدا ہونے والے بچوں کا Survival Rate بڑھ گیا ہے مگر ان میں مزید زندگی کی پیچیدگیاں ہو سکتی ہیں جیسے دماغی کمزوری، دیر سے نشوونما، آنکھوں کی کمزوری اور سن نہ پانا، اور ان سب کے خطرات بڑھ جاتے ہیں اگر بچہ زیادہ وقت سے پہلے پیدا ہو یا اس کا وزن کم ہو۔